بسم اللہ الرحمن الرحیم

بین الاقوامی سائنس کانفرنس یا عالم اسلام کے خلاف گھناؤنی سازش؟

مدیر کے قلم سے

استعماری قوتیں عالم اسلام کو ایٹمی توانائی' ٹیکنالوجی اور سائنس میں اعلی مہارت سے محروم رکھنے کے لیے جو جتن کر رہی ہیں وہ کسی ذی شعور مسلمان سے مخفی نہیں ہیں اور ان قوتوں کے پورے وسائل اس کوشش میں صرف ہو رہے ہیں کہ کوئی مسلمان ملک ان معاملات میں اعلی مہارت اور وسائل کسی صورت بھی حاصل نہ کر سکے اس سلسلہ میں استعماری قوتوں کا ایک طریق واردات یہ بھی ہے کہ اپنی مرضی کے سائنس دان مسلمان ممالک کے سائنسی شعبوں پر مسلط کر دیے جائیں تاکہ ان کے ذریعہ عالم اسلام کی سائنسی استعداد و صلاحیت پر نظر بلکہ گرفت رکھی جاسکے اور یہ طریقہ ان قوتوں کے لیے اب تک سب سے زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوا ہے۔

کچھ عرصہ قبل پاکستان کے قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام سے نوازا گیا تو ارباب فراست نے اسی وقت محسوس کر لیا تھا کہ یہ ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان اور عالم اسلام کی سائنسی سرگرمیوں پر مسلط کرنے کی پہلی سیڑھی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام دیے جانے کا اصل پس منظر کیا ہے؟ اس کے بارے میں پاکستان کے نامور اور قابل فخر سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر کے اس تبصرہ کے بعد کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی کہ

"یہ نوبل انعام نظریات کی بنیاد پر دیا گیا ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے آخر کار آئن شائن کے صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کر رہا ہے یہودی چاہتے تھے کہ آئن شائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا"۔

البتہ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کے ارشاد پر اس قدر اضافہ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ نوبل انعام پہلا قدم تھا جس کے بعد اگلا مرحلہ ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان اور پھر عالم اسلام کے سب سے بڑے سائنس دان کے طور پر متعارف کرا کے عالم اسلام کی سائنسی سرگرمیوں پر ان کے ذریعہ "ریموٹ کنٹرول" کا نظام قائم کرنا تھا جس پر عمل درآمد کا آغاز ہوگیا ہے ڈاکٹر عبدالسلام کا پاکستان میں سائنس کا چودھری بننے کا خواب تو دینی حلقوں کی بیداری کی وجہ سے پورا نہ ہوسکا لیکن یوں لگتا ہے کہ امریکہ بہادر کے زیر اثر مسلم ممالک کو دام فریب میں الجھا کر عالم اسلام کے ممتاز ترین سائنس دان کا مقام حاصل کرنے کے لیے ان کی

سرگرمیوں میں پیش رفت ہو رہی ہے چنانچہ اخباری اطلاعات کے مطابق فروری ۹۳ء کے دوران اسلام آباد میں ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس کے انعقاد کی تجویز طے پاچکی ہے جس کے داعی ڈاکٹر عبدالسلام ہوں گے اور جس میں تیسری دنیا کے سربراھان مملکت بھی شریک ہوں گے اخباری اطلاعات کے مطابق اسی سلسلہ میں پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام کی ملاقات ہو چکی ہے اور برمنگھم یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی' ڈاکٹر عبدالسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے چین اور جاپان کا دورہ کر چکے ہیں۔

ھمیں اس بارے میں ذرہ بھر شبہ نہیں کہ " یہ بین الاقوامی سائنس کانفرنس" مسلمان ممالک کی سائنسی سرگرمیوں کو سبوتاژ کرنے اور ڈاکٹر عبدالسلام کو عالم اسلام پر مسلط کرنے کی سازش ہے اور ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ امریکہ بہادر کے زیر اثر مسلم دارالحکومتوں کے لیے اس میں شرکت اور اس کی کامیابی کے لیے تعاون کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہوگا لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پاکستان کی رائے عامہ ڈاکٹر عبدالسلام کے پس منظر اور سامراجی ایجنٹ کے طور پر قادیانی گروہ کے کردار سے ناواقف نہیں ہے اس لیے دینی حلقے اگر اس سلسلہ میں رائے عامہ کو بیدار اور منظم کرنے کے لیے ابھی سے سرگرم عمل ہوجائیں تو اس سازش کو ناکام بنانا کچھ زیادہ مشکل کام نہیں ہے ہمیں امید ہے کہ پاکستان کی دینی جماعتیں اور محب وطن سیاسی حلقے اس حوالہ سے اپنا کردار بروقت ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مجلس احرارِ اسلام اور تحریکِ آزادی کے نامور کارکن اور پاکستان کے مشہور مؤرخ جناب جانباز مرزا گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت سیّد عطاءاللہ شاہ بخاری کے خاص رفیق اور متعدد تاریخی کتب کے مصنّف تھے۔ انھوں نے متعدد بار قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں انکی علمی و دینی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

مدرسہ نصرۃ العلوم کے مدرسین قاری محمد عبداللہ صاحب کے فرزند اور قاری عبیداللہ عامر کے جواں سال چھوٹے بھائی ضیاء اللہ عابد بھی ٹریفک کے حادثہ میں انتقال کر گئے۔

ادارہ مرحومین کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔